بسم اللہ الرحمن الرحیم

شبیر ہے مقتل میں تنہا

شبیر ہے مقتل میں تنہا بیٹے کو سنبھالو اے زہرا
مظلوم مسافر پیاسا ہے پانی تو پلالو اے زہرا
شبیر ہے مقتل میں تنہا بیٹے کو سنبھالو اے زہرا

قاسم کی اُٹھائی لاش اُس نے اور عون و محمد کو لایا
عباس کے دونوں بازو کٹے تو تھامے کمر رن میں آیا
اک داغ اٹھایا اکبر کا ، اصغر کو لحد میں دفنایا
تھک ہار کے بیٹھا ہے رن میں سینے سے لگالو اے زہرا

تنہائی میں بے کس کو رن میں بچپن کا زمانہ یاد آیا
نانا کے وہ کاندھے یاد آئے ، بابا کا مَنانا یاد آیا
وہ ماں کا کھلانا یاد آیا ، سینے سے لگانا یاد آیا
بیٹے کے اُٹھائے ناز سبھی یہ ناز اُٹھالو اے زہرا

نیزہ جو کسی نے مارا ہے تو مارا کسی نے پتھر ہے
زخمی ہے بدن خون بہتا ہے اور شمر نے ماری ٹھوکر ہے
سینے پہ ستمگر بیٹھا ہے اور حلق پہ بوٹھا خنجر ہے

ہے بوسہ گہ احمد پہ چھری بیٹے کو بچالو اے زہرا

لو جلتی زمیں پہ سجدے میں شبیر کا سر اب جھکتا ہے
ہے خشک لبوں میں جُنبش آہ اور شمر کا خنجر چلتا ہے
پالا تھا جسے نازوں سے بہت وہ لال زمیں پہ مرتا ہے

اب آخری دم تو بیٹے کو گودی میں سُلالو اے زہرا

پوشاک پہنتا خُلد کی جو ، محروم کفن سے ہے وہ پسر
جو چڑھتا نبی کے کاندھوں پر ، سر اُس کا چڑھایا نیزے پر
پیاسا ہی اُسے مارا دیکھو تھا ساقیِ کوثر جس کا پدر

ہے لاش دہکتی ریتی پر چادر تو بچھالو اے زہرا

خیموں کو جلایا ذر لوٹا ، زینب کی ردا چھینی ہائے
کانٹوں پہ چلایا عابد کو ، اور طوق و رسن ہیں پہنائے
ہیں کان سکینہ کے زخمی، کلثوم نے درّے ہیں کھائے
آغوش میں اپنے بچوں کو ظالم سے چھپالو اے زہرا

زہرا کی قبر پر ماتم ہوں ، اور شان سے مولیٰ رُلوائیں
زہرا کی ضریح تعمیر کریں اور ہم بھی زیارت کو جائیں
زہرا کا وسیلہ لے کے دعا ہم آج حسامیؔ ہیں آئیں
شہ سیفِ ہدیٰ کے ساتھ ہمیں روضے پہ بُلالو اے زہرا